سوال

(226)حج بدل کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے والد گرامی کا چند روز قبل انتقال ہوا، زندگی میں ان پر حج فرض نہیں ہوا تھا کیونکہ جب ان کے پاس زادِ سفر (رقم) کا بندوبست ہوا تو وہ صحت کے حوالے سے سفر حج کے قابل نہ تھے، اب ان کی وفات کے بعد حج بدل کا حکم ان کے ورثاء پر لاگو ہوگا یا نہیں اور اگر ہوگا تو ان کی طرف سے کون حج ادا کر سکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حج ارکان اسلام میں سے پانچواں رکن ہے اور یہ اس شخص پر فرض ہے جو اس کی استطاعت رکھتا ہو، استطاعت سے مراد یہ ہے۔

(ا) بیت ا شریف جانے اور واپس آنے کا خرچہ اس کے پاس موجود ہو۔

(ب) اس کی عدم موجودگی میں گھر کے اخراجات کے لیے فاضل رقم موجود ہو۔

(ج) سفر حج پر امن ہو اور اس کے مال وجان کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہو۔

(د) جسمانی صحت اس قابل ہو کہ اس سفر کی صعوبتوں کو برداشت کر سکتا ہو۔

اگر کسی کے پاس حج اور اہل خانہ کے اخراجات موجود ہیں اور راستہ بھی پر امن ہے مگر جسمانی صحت ساتھ نہیں دیتی تو وہ کسی تندرست شخص کو اپنی طرف سے حج کروا سکتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حجۃ الوداع کے موقع پر ایک عورت آئی اور اس نے دریافت کیا کہ یا رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم! ا تعالیٰ کا فریضہ حج جو اس کے بندوں پر عائد ہے اس نے میرے بوڑھے باپ کو پالیا ہے مگر وہ سواری پر بیٹھنے کے قابل نہیں ہے تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ہاں تو اس کی طرف سے حج کر سکتی ہے۔[1] اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ معذور آدمی اگر چاہے تو کسی کو اپنا نائب مقرر کر کے حج کروا سکتا ہے، اسے حج بدل کہتے ہیں لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ جسے حج بدل کے لیے بھیجا جائے وہ پہلے خود اپنا فریضہ حج ادا کر چکا ہو، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کہا تھا کہ پہلے اپنی طرف سے حج کرو پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔[2] صورت مسؤلہ میں سائل کے والد کے پاس حج کے اخراجات تو موجود تھے لیکن وہ خود سفر حج کرنے کے قابل نہ تھے اور اسی حالت

میں ان کا انتقال ہوگیا، اب اگر مرحوم کی اولاد اس کی طرف سے حج بدل کرانا چاہتی ہے تو شرعاً اس کی اجازت ہے لیکن اس کے لیے کسی ایسے نیک شخص کا انتخاب کیا جائے جو پہلے اپنا حج کرچکا ہے اور اس سلسلہ میں ایک بات ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ اگر مرحوم نے حج کے لیے کچھ رقم مختص کی تھی اور وہ وفات کے وقت موجود تھی تو اسے اب حج کے لیے استعمال نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اب وہ رقم اس کا ''ترکہ'' شمار ہوگی جسے ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا اگر تمام ورثاء بطیب خاطر رضامند ہوں تو اس رقم کو حج کی مد میں استعمال کیا جاسکتا ہے یا پھر اولاد میں کوئی یا سب مل کر باپ کی طرف سے حج بدل کرانے کا بندوبست کریں، مختصر یہ کہ ان کے ورثاء پر حج کا حکم لاگو نہیں ہے ہاں اگر چاہیں تو اس کی طرف سے حج بدل کرسکتے ہیں اور جس نے حج بدل کرنا ہے پہلے وہ اپنا حج کرچکا ہو۔ (وا اعلم)

---

[1] صحیح بخاری، الحج: ۱۵۱۳۔

[2] ابوداود، المناسک: ۱۸۱۱

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:212

محدث فتویٰ